تاریخِ ولادتِ باسعادت
و
تاریخِ وصالِ شریف

تالیف
خادمِ دینِ اسلام
منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ملنے کا پتا
جامع مسجد نگینہ
A-977 بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	تاریخِ ولادتِ باسعادت وتاریخِ وصال شریف
مؤلف	:	خادم دین اِسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
پروف ریڈنگ	:	علامہ مفتی صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی،
		علامہ محمد رضوان یوسفی، علامہ مفتی محمد آصف یوسفی
کمپوزر	:	محمد عثمان علی یوسفی، حافظ عظیم احمد یوسفی
کمپوزنگ	:	ابوبکر کمپیوٹر سنٹر A-977، بلاک بی III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور
پرنٹنگ	:	حامد جمیل پرنٹرز لاہور۔
پہلی بار	:	(۱۰۰۰۰) ربیع الاول ۱۴۳۳ھ بمطابق فروری ۲۰۱۲
دوسری بار	:	(۵۰۰۰) ربیع الاول ۱۴۳۳ھ بمطابق فروری ۲۰۱۲
تیسری بار	:	(۳۰۰۰) ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ بمطابق مارچ ۲۰۱۲
چوتھی بار	:	(۳۰۰۰) ربیع الاول ۱۴۳۴ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۳
پانچویں بار	:	(۵۰۰۰) صفر المظفر ۱۴۳۵ھ بمطابق دسمبر ۲۰۱۳
چھٹی بار	:	(۵۰۰۰) ربیع الاوّل ۱۴۳۶ھ بمطابق دسمبر ۲۰۱۴
ساتویں بار	:	(۲۰۰۰) ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ بمطابق دسمبر ۲۰۱۵
ناشرین	:	حاجی صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)
		مفتی حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی
		صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com

ای۔ میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	ٹائٹل۔	۱
۲۔	جملہ حقوق۔	۲
۳۔	فہرستِ مضامین۔	۳
۴۔	حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی تاریخِ وِلادتِ باسعادت۔	۵
۵۔	بارہ ربیع الاوّل شریف ہی تاریخِ وِلادت ہے۔	۱۳
۶۔	نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا وصال شریف۔	۱۵
۷۔	وصالِ پاک کے بارے میں مختلف روایات۔	۱۶
۸۔	(۱) وصال پاک کی تاریخ پہلی ربیع الاوّل شریف۔	۱۶
۹۔	(۲) وصال پاک کی تاریخ دو ربیع الاوّل شریف۔	۱۶
۱۰۔	(۳) وصال پاک کی تاریخ ۱۰ ربیع الاوّل شریف۔	۱۷
۱۱۔	(۴) وصال پاک کی تاریخ ۱۱ ربیع الاوّل شریف۔	۱۸
۱۲۔	(۵) بارہ ربیع الاوّل شریف ۱۱ھ کو پیر کا دن نہیں تھا۔	۱۸
۱۳۔	مرضِ وصال شریف اور وصال شریف۔	۱۹
۱۴۔	اِسلام میں بنیادی صدمہ اور سوگ۔	۲۲
۱۵۔	جن کے شوہر مر جائیں اُن کی عدت۔	۲۳
۱۶۔	اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ۔	۲۴
۱۷۔	سیدۃ النسآ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وصیّت۔	۲۵
۱۸۔	اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام کی ولادت، وفات اور قیامت کے دِن سلام۔	۲۵
۱۹۔	اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام کے وصال کے دِن کیا کرنا چاہئے؟	۲۶

۲۰۔ اَنبیاء کرام علیہم السّلام کی وِلادت کی خوش خبری کا بیان۔ ۲۶

۲۱۔ حدیث شریف میں ہے۔ ۲۷

۲۲۔ میلادُ النبی ﷺ کی خوشی میں کھانا پکانا۔ ۲۷

۲۳۔ واقعہ نمبر۱۔ ۲۸

۲۴۔ واقعہ نمبر۲۔ ۲۹

۲۵۔ دوسری روایت۔ ۲۹

۲۶۔ چوتھی روایت۔ ۳۰

۲۷۔ ولادتِ باسعادت کی خوشی میں لونڈی کو آزاد کیا۔ ۳۰

۲۸۔ آپ ﷺ کی وِلادتِ باسعادت پر شیطان لعین رویا۔ ۳۰

۲۹۔ میلاد النبی ﷺ کے پروگراموں سے ناراض حضرات بتائیں۔ ۳۱

اہل حدیث کے بہت بڑے عالم نواب محمد صدیق حسن خاں بھوپالی اپنی کتاب ''الشمامة العنبرية من مولد خير البرية'' کے صفحہ نمبر۱۲ پر لکھتے ہیں:

(جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا' حصول پر اِس نعمت کے' نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔) من وعن

چھاپہ فاران اکیڈمی (قزافی سٹریٹ ۱۷، اردو بازار لاہور۔)

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

ہر صاحبِ اِیمان کو اِس پمفلٹ کو بغیر تغیر و تبدُّل کے شائع کرنے کی اِجازت ہے

حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخِ وِلادتِ باسعادت

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس دِن دُنیا میں تشریف لائے یعنی پیدا ہوئے؟

جواب: اِس میں کوئی اِختلاف نہیں کہ محسنِ اِنسانیت احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ (یعنی پیر) کے دِن دُنیا میں تشریف لائے یعنی پیدا ہوئے۔

سوال: صاحبِ تفسیر ابنِ کثیر اِس بارے میں کیا لکھتے ہیں؟

جواب: علامہ ابنِ کثیر **السیرۃ النبویۃ** میں اِس موضوع پر لکھتے ہیں:- **وُلِدَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَامُہٗ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ بِمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ مِنْ حَدِیْثِ غَیْلَانَ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا تَقُوْلُ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ ذَاکَ یَوْمٌ وُلِدْتُّ فِیْہِ وَ اُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْہِ**[1] ''حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی وِلادتِ باسعادت پیر کے روز ہوئی۔ حضرت اِمام مسلم علیہ الرحمہ نے اپنی صحیح میں حضرت غیلان بن جریر علیہ الرحمہ کے واسطہ سے حضرت ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے ایک اعرابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) پیر کے روزے کے بارے میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا فرماتے ہیں؟ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری وِلادت ہوئی اور یہ وہ دن ہے جس میں مجھ پر وحی نازل ہوئی''۔

سوال: وِلادتِ باسعادت کے علاوہ کون کون سے اَہم کام پیر کے دن رونما ہوئے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:۔ **وُلِدَ نَبِیُّکُمْ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَ نُبِّیَٔ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَ خَرَجَ مِنْ مَکَّۃَ مُھَاجِرًا یَّوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَ دَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَمَاتَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ**[2]

---

[1] مشکوٰۃ ص ۱۷۹ احدیث نمبر ۲۰۴۵، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۹۹، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۴ ص ۲۹۳، دلائل النبوۃ للبیھقی جلد ا ص ۲۷، مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۷۵، مسلم حدیث نمبر ۱۱۶۲۔ [2] البدایۃ والنہایہ جلد ۳ جز ۵ ص ۲۴۱ بحوالہ مسند احمد والسنن الکبریٰ للبیھقی۔

"تمہارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پیر کے دِن پیدا ہوئے پیر کے دن اِعلانِ نبوت فرمایا، پیر کے دن مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر (مدینہ منورہ) تشریف لے گئے۔ پیر کے دن مدینہ منورہ میں قدم رنجا فرما ہوئے اور پیر کے دن آپ ﷺ کا وصال ہوا"۔

اِسی طرح ابنِ کثیر لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے۔ "رسول اللہ ﷺ کی وِلادت بھی پیر کے دن، بعثت بھی پیر کے دِن، مکہ مکرمہ سے ہجرت بھی پیر کے دن، مدینہ طیبہ میں تشریف آوری بھی پیر کے دِن اور دارِ فانی سے اِنتقال بھی پیر کے دِن اور جس روز حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حجرِ اسود اُٹھا کر دیوارِ کعبۃ (اللہ) میں رکھا تھا، وہ بھی پیر کا دِن تھا۔ [۳] پھر فرماتے ہیں کہ جنہوں نے تاریخِ وِلادت بروز جمعۃ المبارک سترہ ربیع الاوّل بتائی ہے وہ بالکل غلط اور بعید از حق ہے"۔

ثُمَّ الْجَمْهُوْرُ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ [۴]

"کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وِلادتِ باسعادت ماہِ ربیع الاوّل شریف میں ہوئی"۔

سوال: وِلادتِ پاک کا مہینہ کونسا تھا؟

جواب: اِس پر علماءِ اُمّت کا تقریباً اِتفاق ہے کہ ربیع الاوّل شریف کا بابرکت مہینہ تھا۔

سوال: ماہِ ربیع الاول شریف کی کون سی تاریخ تھی؟

جواب: اِس بارے میں علماء کرام کے متعدد اَقوال ہیں، ہم یہاں علماء محققین کی آراء ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جن کے مطالعہ سے آپ باآسانی صحیح نتیجہ اَخذ کر سکیں گے۔

حضرت اِمام ابن جریر طبری، جو فقید المثال مفسر اور بالغ النظر مؤرخ ہیں، وہ اِس بارے میں لکھتے ہیں۔ **وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ عَامَ الْفِيْلِ لِاِثْنَتَيْ عَشَرَةَ لَيْلَةً مَّضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ** [۵] "رسولِ کریم رؤف

---

[۳] البدایۃ والنہایۃ جلد ا جز ۲ ص ۱۶۴۔ [۴] ضیاء النبی ﷺ جلد ۲ ص ۳۷۔ [۵] تاریخ طبری جلد ۲ ص ۱۲۵۔

ورحیم ﷺ کی وِلادتِ (باسعادت) پیر کو ربیع الاوّل (شریف) کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی''۔

حضرت علامہ ابنِ خلدون جو علم تاریخ اور فلسفۂ تاریخ میں اِمام تسلیم کئے جاتے ہیں بلکہ فلسفۂ تاریخ کے موجد بھی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: **وُلِدَ (رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ) عَامَ الْفِیْلِ لِاثْنَتیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً خَلَتْ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً مِّنْ مُّلْکِ کِسْرٰی اَنُوْشِیْرِوَانَ** ٦ ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی وِلادتِ (باسعادت) عام الفیل کو ماہِ ربیع الاوّل (شریف) کی بارہ (۱۲) تاریخ کو ہوئی۔ نوشیرواں کی حکمرانی کا چالیسواں سال تھا''۔

سوال: مشہور سیرت نگار علامہ ابنِ ہشام علیہ الرحمہ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: مشہور سیرت نگار حضرت علامہ ابنِ ہشام (متوفی ۲۱۳ھ) عالم اِسلام کے سب سے پہلے سیرت نگار اِمام محمد بن اسحاق علیہ الرحمہ سے اپنی کتاب **''السیرۃ النبویۃ''** میں رقمطراز ہیں:- **وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِاثْنَتیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً خَلَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِیْلِ** ۷ ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ پیر بارہ (۱۲) ربیع الاوّل (شریف) کو عام الفیل میں پیدا ہوئے''۔

علامہ ابنِ ہشام علیہ الرحمہ کے علاوہ علامہ ابو الحسن علی بن محمد الماوردی علیہ الرحمہ جو علم سیاستِ اِسلامیہ کے ماہرین میں سے ہیں اور جن کی کتاب **الاحکام السلطانیہ** آج بھی علم سیاست کے طلباء کے لئے بہترین ماخذ ہے۔ اپنی کتاب **اعلام النبوۃ** میں اِرشاد فرماتے ہیں:- **لِاَنَّہٗ وُلِدَ بَعْدَ خَمْسِیْنَ یَوْمًا مِّنَ الْفِیْلِ وَبَعْدَ مَوْتِ اَبِیْہِ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ الثَّانِیْ عَشَرَ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ** ۸ ''واقعہ اصحابِ فیل کے پچاس روز بعد اور والدِ گرامی (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے اِنتقال کے بعد حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بروز پیر بارہ (۱۲) ربیع الاول (شریف) کو پیدا ہوئے''۔

سوال: کیا اِن علماء نے ۱۲ ربیع الاول شریف کے علاوہ کسی اور تاریخ کا بھی ذکر

٦ تاریخ ابن خلدون جلد۲ ص۱۰۷۔ ۷ السیرۃ النبویہ ابن ہشام جلد ۱ ص ۱۷۱۔ ۸ اعلام النبوۃ ص۱۹۲۔

کیا ہے؟

جواب: علوم قرآنِ مجید وسُنّتِ مبارک اورفنِ تاریخ کے یہ وہ جلیل القدر علماء ہیں جنہوں نے بارہ (۱۲) ربیع الاوّل شریف کو یوم میلادِ مصطفیٰ ﷺ تحریر کیا ہے اور دیگر اَقوال کا ذکر تک نہیں کیا۔ جو اِس بات کی دلیل ہے کہ اِن کے نزدیک صحیح اور معتمد علیہ قول یہی ہے۔

سوال: مشہور مصری سیرت نگار محمد الصادق ابراہیم عرجون کیا لکھتے ہیں؟

جواب: دورِ حاضر کے سیرت نگار محمد الصادق ابراہیم عرجون جو جامعہ ازہر مصر کے **کلیۃ اصول الدین** کے سربراہ رہے ہیں۔ اپنی کتاب **محمد رسول اللہ** (ﷺ) میں تحریر فرماتے ہیں:- **وَقَدْ صَحَّ مِنْ طُرُقٍ کَثِیْرَۃٍ اَنَّ مُحَمَّدًا عَلَیْہِ السَّلَامُ وُلِدَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِاِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ مَضَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِیْلِ فِیْ زَمَنِ کِسْرٰی اَنُوْشِیْرَوَانَ وَیَقُوْلُ اَصْحٰبُ التَّوْفِیْقَاتِ التَّارِیْخِیَّۃِ اَنَّ ذٰلِکَ یُوَافِقُ الْیَوْمَ الْمُکَمِّلَ لِلْعِشْرِیْنَ مِنْ شَھْرِ اَغُسْطُسَ ۵۷۰ھ بَعْدَ مِیْلَادِ الْمَسِیْحِ عَلَیْہِ السَّلَامُ** [۹]
''کثیر التعداد ذرائع سے یہ بات صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بروز دوشنبہ بارہ (۱۲) ربیع الاوّل (شریف) عام الفیل کسریٰ نوشیرواں کے عہدِ حکومت میں پیدا ہوئے۔ اور اِن علماء کے نزدیک جو مختلف سمتوں کی آپس میں تطبیق کرتے ہیں، اُنہوں نے عیسوی تاریخ میں ۲۰ اگست ۵۷۰ء بیان کی ہے''۔

سوال: سنا ہے کہ اہل مکہ مکرمہ ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو آپ ﷺ کی جائے وِلادت کی زیارت کے لئے جاتے تھے؟

جواب: علامہ محمد رضا علیہ الرحمہ جو قاہرہ یونیورسٹی کی لائبریری کے اَمین تھے۔ اُنہوں نے اپنی کتاب **محمد رسول اللہ** میں لکھا ہے:- **وُلِدَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ فَجْرِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ لِاِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً مَّضَتْ مِنْ رَّبِیْعِ الْاَوَّلِ عِشْرِیْنَ اَغُسْطُسَ**

---

[۹] محمد رسول اللہ جلد ۱ ص ۱۰۲۔

سن ۵۷۰ء وَاَهْلُ مَكَّةَ يَزُوْرُوْنَ مَوْضِعَ مَوْلِدِهٖ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ ۱۰ "حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پیر کے دن فجر کے وقت ربیع الاوّل (شریف) کی بارہ (۱۲) تاریخ کو بمطابق ۲۰ اگست ۵۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ اہل مکہ مکرمہ سرکارِ کائنات ﷺ کے مقامِ وِلادت کی زیارت کے لئے اِسی تاریخ کو جایا کرتے ہیں"۔

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ عَامَ الْفِيْلِ لِاثْنَتَيْ عَشَرَةَ لَيْلَةً مَّضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ ۱۱ "اِمام ابن اِسحاق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی وِلادتِ مبارکہ پیر کے دِن بارہ (۱۲) ربیع الاوّل (شریف) عام الفیل کو ہوئی"۔

سوال: سیرت کی مشہور کتاب **عیون الاثر** کے مصنّف کیا لکھتے ہیں؟

جواب: اِمام الحافظ ابوالفتح محمد بن محمد بن عبداللہ محمد بن یحییٰ بن سید الناس الشافعی الاندلسی اپنی سیرت کی کتاب **عیون الاثر** میں تحریر فرماتے ہیں:-وُلِدَ سَيِّدُنَا وَنَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِاثْنَتَيْ عَشَرَةَ لَيْلَةً مَّضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِيْلِ قِيْلَ بَعْدَ الْفِيْلِ بِخَمْسِيْنَ يَوْمًا ۱۲ "ہمارے آقا اور ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پیر کے روز بارہ (۱۲) ربیع الاوّل (شریف) کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ واقعہ فیل کے پچاس روز بعد حضور نبی کریم رؤف ورحیم (ﷺ) کی وِلادت ہوئی"۔

سوال: فنِ تقویم کے ماہر سیّد عبدالقدوس ہاشمی کیا لکھتے ہیں؟

جواب: سیّد عبدالقدوس ہاشمی عالم دین ہونے کے علاوہ فنِ تقویم میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اُنہوں نے اِس فن پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام **تقویم تاریخی** ہے اِن کے نزدیک بھی صحیح تاریخِ وِلادت بارہ (۱۲) ربیع الاوّل شریف ہے۔

سوال: اہلِ حدیث کے عالم نواب سیّد محمد صدیق حسن خان (بھوپالی) کیا لکھتے ہیں؟

جواب: اہلِ حدیث کے مشہور عالم نواب سیّد محمد صدیق حسن خان (بھوپالی) اپنی

---

۱۰ محمد رسول اللہ جلد ۲ ص ۱۹۔ ۱۱ الوفا ابن جوزی ص ۹۰۔ ۱۲ عیون الاثر، جلد ۱ ص ۲۶۔

کتاب الشمامة العنبریه من مولد خیر البریه میں لکھتے ہیں کہ وِلادت شریف مکہ مکرمہ میں وقتِ طلوعِ فجر بروز پیر شبِ دوازدہم ربیع الاوّل (یعنی ۱۲ ربیع الاوّل) عام الفیل کو ہوئی۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ ابنِ جوزی نے اِس سے اِتفاق کیا ہے۔ ۱۳؎

سوال: دیوبند مکتبِ فکر کے مفتی محمد شفیع صاحب کیا لکھتے ہیں؟

جواب: دیوبند مکتبِ فکر کے مفتی محمد شفیع صاحب **سیرت خاتم الانبیاء** میں رقمطراز ہیں:۔ الغرض جس سال اَصحابِ فیل کا حملہ ہوا اُس کے ماہِ ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ ☆ روز دوشنبہ دُنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد لیل ونہار کے اِنقلاب کی اَصلی غرض آدم اور اَولادِ آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دُعا اور موسیٰ وعیسیٰ کی پیش گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افزائے عالم ہوتے ہیں۔ ۱۴؎

سوال: برصغیر پاک وہند کے بعض سیرت نگاروں نے محمود پاشا فلکی کے حوالے سے لکھا ہے کہ بارہ ربیع الاوّل شریف پیر کا دن نہ تھا بلکہ پیر کا دن نو ربیع الاوّل شریف کو بنتا ہے۔ تو کیا نو تاریخ صحیح ہے؟

جواب: دلچسپ صورت حال یہ ہے کہ اِن لوگوں کو جو محمود پاشا فلکی کے مقلدین ہیں اِن کو محمود پاشا فلکی کے اَصلی وطن کا بھی حتمی علم نہیں۔ اِنہوں نے کیا تاریخ اور دن بتانا ہے۔

شبلی نعمانی صاحب اور قاضی سلیمان منصور پوری صاحب نے محمود پاشا فلکی کو مصر کا باشندہ لکھا ہے مفتی محمد شفیع صاحب نے اِسے مکی لکھا ہے۔ حفیظ الرحمٰن

۱۳؎ الشمامۃ العنبر یہ من مولد خیر البریہ ص ۷۔ ☆ مگر مشہور قول بارہویں تاریخ کا ہے یہاں تک کہ ابن البزار نے اِس پر اِجماع نقل کر دیا اور اِسی کو کامل ابنِ اثیر میں اِختیار کیا گیا ہے اور محمود پاشا مکی مصری نے جو نویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اِختیار کیا ہے یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اِختلاف مطالع اَیسا اِعتماد نہیں ہوسکتا کہ جمہور کی مخالفت اِس کی بناء پر کی جائے۔ (کذا فی المواھب) سیرت خاتم الانبیاء ص ۲۷ حاشیہ من وعن۔ ۱۴؎ سیرت خاتم الانبیاء ص ۲۷ چھاپہ مکتبۃ العلم ۱۸ اردو بازار لاہور۔

سیوہاروی صاحب نے اِسے قسطنطنیہ کا مشہور ہیئت دان اور منجم بتایا ہے۔

پیر کرم شاہ صاحب **ضیاء النبی** صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھتے ہیں: مجھے بڑی کوشش کے باوجود محمود پاشا فلکی کی کتاب یا رسالہ نہیں مل سکا۔ البتہ معلوم ہوا کہ پاشا فلکی کا اصل مقالہ فرانسیسی زبان میں تھا جس کا ترجمہ سب سے پہلے احمد زکی آفندی نے **نتائج الافہام** کے نام سے عربی میں کیا۔ اِس کو مولوی سیّد محی الدین خان جج ہائی کورٹ حیدر آباد نے اُردو کا جامہ پہنایا اور ۱۸۹۸ء میں نولکشور پریس نے شائع کیا لیکن اَب یہ ترجمہ نہیں ملتا۔

محمود پاشا فلکی نے اگرچہ علم فلکیات کی مدد سے کچھ تحقیقات بھی کی ہیں لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور دیگر قدماء کی روایات کو جھٹلانے کے لئے اُن پر اِنحصار کرنا کسی طرح مناسب نہیں کیونکہ سائنسی علوم کی طرح فلکیات کی کوئی بات قطعی نہیں ہوتی۔

پیر کرم شاہ صاحب اِس سلسلہ میں لکھتے ہیں، غور طلب اَمر یہ ہے کہ سنِ ہجری کا اِستعمال امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دَور میں شروع ہوا اور پہلی مرتبہ یوم الخمیس ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۷ھ، ۱۲ جولائی ۶۳۸ء کو مملکتِ اِسلامیہ میں اِس کا نفاذ ہوا۔ اِس کے بعد کا تاریخی ریکارڈ تو ملتا ہے لیکن اِس سے پہلے کا تقویمی ریکارڈ دستیاب نہیں اور بعثتِ نبوی سے قبل عرب میں کوئی باقاعدہ کیلنڈر رائج نہیں تھا۔ عرب اپنی مرضی سے مہینوں میں ردوبدل کر لیا کرتے تھے اور بعض اَوقات سال کے تیرہ یا چودہ مہینے بنا دیا کرتے تھے۔ [۱۵]

سوال: کیا محمود پاشا فلکی سے پہلے بھی کسی نے نجوم کے حسابات سے یوم وِلادت شریف کا ذکر کیا ہے؟

جواب: محمود پاشا فلکی سے قبل بھی کچھ لوگوں نے نجوم کے حسابات سے یوم وِلادت شریف معلوم کرنے کی کوشش کی۔ حضرت علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں اہل زیچ کا

---

[۱۵] ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد۲ ص ۳۹۔

اِس قول پر اِجماع ہے کہ آٹھ ربیع الاوّل شریف کو پیر کا دن تھا اِس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شخص بھی علوم نجوم اور ریاضی کے ذریعہ حساب لگا کر تاریخ نکالے گا مختلف ہوگی۔

سوال: ہمیں کن کی بات ماننی چاہیے؟

جواب: ہمیں سیرت نگاروں، محدثین، مفسرین، تابعین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات ماننی چاہیے۔ مرفوع روایت کی موجودگی میں کسی مؤرخ یا ماہرِ فلکیات کا یہ کہنا کہ بارہ (۱۲) ربیع الاوّل شریف تاریخِ وِلادت نہیں۔ ہرگز قابل تسلیم نہیں۔ حضور نبی کریم صاحبِ لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاوّل شریف عام الفیل پیر کے دن صبح کے وقت اِس جہاں ہست و بود میں اپنے وجودِ عنصری کے ساتھ تشریف لائے۔

خلاصہ کلام: علمائے کرام کے اِن اَقوال کے نقل کرنے کے بعد قارئین کرام کی خدمت میں مصر کے نابغۂ روزگار عالم جو علم و فضل اور زہد و تقویٰ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے اُن کا قول قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں حق کے متلاشی کے لئے اِطمینان اور تسکین ہے۔ حضرت اِمام محمد ابوزہرہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی سیرت پر لکھی ہوئی کتاب خاتم النبیین میں اِس مسئلہ کی یوں وضاحت فرماتے ہیں، **اَلْجَمْهُوْرَةُ الْعُظْمٰى مِنْ عُلَمَآءِ الرِّوَايَةِ عَلٰى اَنَّ مَوْلِدَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِىْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ مِنْ عَامِ الْفِيْلِ فِىْ لَيْلَةِ الثَّانِىْ عَشَرَ مِنْهُ**[۱۶] "علمائے روایت کی ایک عظیم کثیر جماعت اِس بات پر متفق ہے کہ یوم میلاد عام الفیل ماہ ربیع الاوّل (شریف) کی بارہ (۱۲) تاریخ ہے"۔ اِس کے بعد اُنہوں نے دوسرے اَقوال بھی ذکر کئے ہیں لیکن اِن پر بایں اَلفاظ تبصرہ فرمایا ہے:-

وَلَوْلَا اَنَّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ لَيْسَتْ هِىَ الْمَشْهُوْرَةُ لَاَخَذْنَا بِهَا وَلٰكِنَّ عِلْمَ الرِّوَايَةِ لَايَدْخُلُ التَّرْجِيْحُ فِيْهِ بِالْعَقْلِ "کہ جمہور علماء کے قول کے مقابلے میں یہ روایتیں مشہور نہیں۔ نیز علم روایت میں ترجیح کا دارومدار

---

[۱۶] خاتم النبیین، امام محمد ابوزہرہ جلد ۱ ص ۱۱۵۔

عقل پر نہیں ہوتا بلکہ نقل پر ہوتا ہے''۔

سوال: برصغیر پاک و ہند کے مشہور متفقہ شیخ الحدیث شیخ محقق علی الاطلاق برکت مصطفیٰ ﷺ فی الہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب **مدارج النبوت** میں تاریخِ میلاد کے بارے میں کیا لکھتے ہیں؟

جواب: **بداں کہ جمہور اہلِ سیر و تواریخ برآنند کہ تولد آنحضرت ﷺ در عام الفیل بود بعداز چہل روز یا پنجاہ و پنج روز واین قول اصح اَقوال ست و مشہور آنست کہ در ربیع الاوّل بود و بعضے علماء دعویٔ اِتفاق بریں قول نمودہ و دواز دہم ربیع الاوّل بود۔** [۱۷] ''خوب جان لو کہ جمہور اہلِ سیر و تواریخ کی یہ رائے ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی پیدائش عام الفیل میں ہوئی اور واقعہ فیل کے چالیس روز یا پچپن روز بعد اور یہ دوسرا قول سب اَقوال سے زیادہ صحیح ہے۔ مشہور یہ ہے کہ ربیع الاوّل کا مہینہ تھا اور بارہ تاریخ تھی۔ بعض علماء نے اِس قول پر اِتفاق کا دعویٰ کیا ہے''۔ یعنی سب علماء اِس پر متفق ہیں۔ (استفادہ از ضیاء النبی ﷺ)

بارہ ربیع الاوّل شریف ہی تاریخِ وِلادت ہے:

حضرت اِمام بیہقی، حضرت اِمام قسطلانی اور شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہم الرحمۃ کے اَقوال حضرت اِمام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب **دلائل النبوت** میں تحریر کرتے ہیں، **وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ عَامَ الْفِیْلِ لِاِ ثْنَتَیْ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً مَّضَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ** [۱۸] ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ولادتِ باسعادت، پیر کے دن عام الفیل میں ماہِ ربیع الاوّل (شریف) کی بارہویں رات گزرنے پر ہوئی''۔

اِسی طرح حضرت اِمام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ **شرح بخاری** میں فرماتے ہیں، **وَالْمَشْھُوْرُ اَنَّہٗ ﷺ وُلِدَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ ثَانِیْ عَشَرَ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ**

---

[۱۷] مدارج النبوت جلد۲ ص۱۴ (فارسی)۔ [۱۸] دلائل النبوۃ جلد۱ ص۷۴ (دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان)۔

وَعَلَیۡهِ اَهۡلُ مَکَّةَ قَدِیۡمًا وَحَدِیۡثًا وَفِیۡ زِیَارَتِهِمۡ مَوۡضَعُ مَوۡلِدِهٖ فِیۡ هٰذَا الۡوَقۡتِ [۱۹] ''مشہور قول یہی ہے کہ پیر کے دن ربیع الاوّل کو حضور ﷺ کی ولادتِ شریفہ ہوئی اِسی بات پر تمام اہل مکہ (مکرمہ) اگلے پچھلے متفق ہیں کہ وہ آج تک بارہ (۱۲) ربیع الاوّل (شریف) کو حضور (نبی کریم رؤف ورحیم) ﷺ کے مقام وِلادت شریف کی زیارت (پاک) کرتے ہیں۔''

☆ چونکہ حضور (نبی کریم رؤف ورحیم) ﷺ کی وِلادتِ باسعادت مکہ مکرمہ میں ہوئی' لہٰذا تاریخِ وِلادت شریفہ کے معاملہ میں اُنکی بات کو ترجیح دینا' تقاضائے عقل کے عین مطابق ہے۔

☆ شیخِ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے **مدارج النبوت** میں سب سے پہلا قول نقل کیا ہے کہ ولادتِ نبوی ﷺ بارہ (۱۲) ربیع الاوّل شریف کو ہوئی۔ بعض اور اَقوال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

''قول اَوّل اشہر و اکثر ست وعمل اہل مکہ بریں ست' در زیارت کردن ایشاں موضع ولادت شریف را دریں شب وخواندن مولود''۔[۲۰] اکثر اہل اِسلام کے درمیان مشہور ترین قول یہی ہے کہ آپ کی ولادتِ (باسعادت) بارہ ربیع الاوّل (شریف) کو ہوئی۔ اہل مکہ (مکرمہ) کا اِسی پر عمل ہے کہ وہ بارہ ربیع الاوّل (شریف) کی رات کو حضور (نبی کریم رؤف ورحیم) ﷺ کی جائے ولادت (شریفہ) کی زیارت کرتے ہیں اور اِس رات کو مولود خوانی کرتے ہیں۔

مجدّد دِین وملّت اِمام اہلسُنّت اِمام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے **فتاویٰ رضویہ شریف** جلد نمبر ۲۶ صفحہ نمبر ۴۱۱ میں لکھا ہے۔

علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ اور فاضل زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اَلۡمَشۡهُوۡرُ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ یَوۡمَ الۡاِثۡنَیۡنِ ثَانِیۡ عَشَرَ رَبِیۡعِ الۡاَوَّلِ وَهُوَ قَوۡلُ مُحَمَّدِ بۡنِ اِسۡحَاقَ اِمَامِ الۡمَغَازِیۡ

---

[۱۹] زرقانی علی المواہب جلد ۱ ص ۱۳۲۔ [۲۰] مدارج النبوت جلد ۲ ص ۱۴۔

وَغَیرِہٖ [۲۱] ''مشہور یہ ہے کہ حضورِ انور ﷺ بارہ (۱۲) ربیع الاوّل بروز پیر پیدا ہوئے حضرت اِمام المغازی محمد بن اسحاق علیہ الرحمہ وغیرہ کا یہی قول ہے''۔

شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ **مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ فِیْ اَیَّامِ السُّنَّةِ** میں لکھتے ہیں:- حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی وِلادت با سعادت کے سال میں اِختلاف ہے اکثر علماء عام الفیل کہتے ہیں اور یہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے اور بعض علماء اِس کو متفق علیہ بتاتے ہیں۔ مشہور یہ ہے کہ آپ ﷺ عام الفیل کے پچاس دِن بعد پیدا ہوئے اور یہی مذہب سہیلی اور اُن کی جماعت کا ہے۔ وِلادت باسعادت کا مہینہ ربیع الاوّل شریف ہی مشہور ہے۔ یہی قول جمہور علماء کا ہے اور حضرت ابن جوزی علیہ الرحمہ نے اِسے متفق علیہ نقل کیا ہے۔ ربیع الاوّل شریف کے کسی پیر کے دِن پیدا ہوئے۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ یہ بارہویں تاریخ ہے اور یہی مشہور ہے۔ اِسی پر اہلِ مکہ کا عمل ہے' اِسی تاریخ کو وہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی جائے وِلادت شریف کی زیارت کرتے۔ حضرت طیبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سب کا اِس پر اِتفاق ہے کہ آپ بارہ ربیع الاوّل شریف کو پیر کے دِن پیدا ہوئے انتھی۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا وصال شریف:

۶۳ سال کی عمر مبارک میں ۲۳ سالہ دورِ تبلیغ اُس دِن مکمل ہوا جس دِن میں آپ ﷺ نے اِس دارِ فانی سے پردہ فرمایا۔ آپ ﷺ کا وِصالِ مبارک پیر کے دِن ہوا۔ [۲۲] اِس کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن سعد علیہ الرحمہ اپنی صحیح سندوں کے ساتھ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ' امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ' حضرت سعد' حضرت عروہ' حضرت ابن مسیّب' حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہم کو راوی بتاتے ہیں۔

---

[۲۱] شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ المقصد الاول ذکر تزوج عبداللہ آمنہ دار المعرفۃ بیروت جلد ا ص ۱۳۲۔ [۲۲] مواہب اللدنیہ جلد ا ص ۶۴۹۔

وصالِ پاک کے بارے میں مختلف روایات

(۱) وصال پاک کی تاریخ پہلی ربیع الاوّل شریف:

قَالَ اَبُوْ نُعَیمٍ وَالْفَضْلُ ابْنُ دُکَیْنٍ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ مُسْتَهَلَّ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اِحْدٰی عَشْرَةَ مِنْ مُّقْدَمِهٖ الْمَدِیْنَةَ ۲۳ ''حضرت ابونعیم فضل بن دکین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ۱۱ھ کو بروز پیر ربیع الاوّل (شریف) کا چاند چڑھتے ہوئے وصال فرمایا''۔ یعنی ربیع الاوّل شریف کی ایک تاریخ تھی۔

قَالَ یَعْقُوْبُ ابْنُ سُفْیَانَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ بُکَیْرٍ عَنِ اللَّیْثِ اَنَّهٗ قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لَیْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ ۲۴ ''حضرت یعقوب بن سفیان علیہ الرحمہ نے حضرت یحیٰی بن بکیر علیہ الرحمہ سے روایت کیا اُنہوں نے حضرت لیث علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے پیر کے روز وفات شریف پائی جبکہ ربیع الاوّل (شریف) کی پہلی رات گزر چکی تھی''۔

(۲) وصال پاک کی تاریخ دو ربیع الاوّل شریف:

(i) کتاب المغازی میں سلیمان بن طرخان التیمی علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرِضَ لِاثْنَتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ لَیْلَةً مِّنْ صَفَرٍ وَبَدَاَهٗ وَجْعُهٗ عِنْدَ وَلِیْدَةٍ لَهٗ یُقَالُ لَهَا رَیْحَانَةُ كَانَتْ مِنْ سَبْیِ الْیَهُوْدِ وَكَانَ اَوَّلُ یَوْمٍ مَّرِضَ یَوْمَ السَّبْتِ وَكَانَتْ وَفَاتُهٗ علیہ السلام یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِلَیْلَتَیْنِ خَلَتَا مِنْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ لِتَمَامِ عَشَرِ سِنِیْنَ مِنْ مُّقْدَمِهِ الْمَدِیْنَةَ ۲۵ ''رسول اللہ ﷺ ۲۲ صفر المظفر کی رات کو

---

۲۳ البدایۃ والنہایۃ جلد۳ جز۵ ص۲۴۲، ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام شمارہ فروری ۲۰۱۲ ص ۴۱۔
۲۴ البدایۃ والنہایۃ جلد۳ جز۵ ص۲۴۲۔ ۲۵ البدایۃ والنہایۃ جلد۳ جز۵ ص۲۴۲۔

صاحبِ فراش ہوئے اور آپ ﷺ کی تکلیف کا آغاز آپ ﷺ کی لونڈی کے پاس ہوا' جسے ریحانہ کہا جاتا تھا۔ جو یہودی قیدیوں میں سے تھیں اور سب سے پہلے آپ ﷺ ہفتہ کے روز بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کی وفات پیر کے دن ہوئی جبکہ ماہ ربیع الاوّل (شریف) کی دو راتیں گزر چکی تھیں اور آپ ﷺ کو مدینہ منورہ آئے ہوئے پورے دس سال ہو چکے تھے"۔

(ii) حضرت واقدی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو معشر علیہ الرحمہ نے بحوالہ حضرت محمد بن قیس علیہ الرحمہ ہم سے بیان کیا' وہ فرماتے ہیں:- **اِشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْاَرْبَعَآءِ لِاِحْدٰی عَشَرَۃَ لَیْلَۃً بَقِیَتْ مِنْ صَفَرٍ سَنَۃَ اِحْدٰی عَشَرَۃَ فِیْ بَیْتِ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ شَکْوٰی شَدِیْدَۃً فَاجْتَمَعَ عِنْدَہٗ نِسَآؤُہٗ کُلُّھُنَّ فَاشْتَکٰی ثَلَاثَۃَ عَشَرَ یَوْمًا وَّ تُوُفِّیَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِلَیْلَتَیْنِ خَلَتَا مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سَنَۃَ اِحْدٰی عَشَرَۃَ** [۲۶] "رسول اللہ ﷺ بدھ کے روز جبکہ ۱۱ھ کے صفر المظفر کی گیارہ راتیں باقی تھیں۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ زینب بنت جحش (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر میں شدید علیل ہو گئے اور آپ ﷺ کے پاس تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن جمع ہو گئیں اور آپ ﷺ تیرہ (۱۳) دن علیل رہے اور پیر کے دن جبکہ ۱۱ھ ربیع الاوّل (شریف) کی دو راتیں گزر چکی تھیں آپ ﷺ نے وصال فرمایا"۔

(۳) وصال پاک کی تاریخ ۱۰ ربیع الاوّل شریف:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: **لَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَجَّۃَ الْوِدَاعِ ارْتَحَلَ فَاَتَی الْمَدِیْنَۃَ فَاَقَامَ بِھَا بَقِیَّۃَ ذِی الْحَجَّۃِ وَالْمُحَرَّمِ وَصَفَرٍ وَّمَاتَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ بِعَشْرٍ خَلَوْنَ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ** [۲۷] "جب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع ادا فرما لیا تو آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور وہاں ذی الحجہ کا بقیہ مہینہ' محرم الحرام اور صفر

---

[۲۶] البدایۃ والنہایۃ جلد ۳ جز ۵ ص ۲۴۲۔ [۲۷] البدایۃ والنہایۃ جلد ۳ جز ۵ ص ۲۴۲۔

المظفر گزر گیا اور ۱۰ ربیع الاوّل (شریف) کو پیر کے دن وفات پائی"۔

(۴) وصال پاک کی تاریخ ۱۱ ربیع الاوّل شریف:

تاریخ طبری جلد۲ ص ۸۸ میں ہے۔ **بُدِئَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَجْعَہٗ لِلَیْلَتَیْنِ بَقِیَتَا مِنْ صَفَرٍ** ۲۸ "جب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے مرض کا آغاز ہوا اُس وقت صفر المظفر کی دو راتیں باقی رہتی تھیں"۔

یہ سارے اَحباب اِس بات کے قائل ہیں کہ صفر کے مہینے کے آخری دو دِن باقی تھے کہ سرکارِ کائنات ﷺ علیل ہوئے اور کل ۱۳ ایّام آپ ﷺ بیمار رہے۔ اِس اِعتبار سے آپ ﷺ کی وفات شریف ۱۱ ربیع الاوّل شریف کو بنتی ہے۔

اِمام مسلم کی صحیح روایت کے مطابق رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا وصال شریف پیر کے روز ہوا۔

(۵) بارہ ربیع الاوّل شریف ۱۱ھ کو پیر کا دن نہیں تھا:

حضرت ابو القاسم سہیلی علیہ الرحمہ الروض میں بیان کرتے ہیں جس کا مضمون یہ ہے: **لَا یُتَصَوَّرُ وُقُوْعُ وَفَاتِہٖ علیہ السلام یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ ثَانِیَ عَشَرَ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ مِّنْ سَنَۃِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ وَذٰلِکَ لِاَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَقَفَ فِیْ حَجَّۃِ الْوِدَاعِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَکَانَ اَوَّلُ ذِی الْحَجَّۃِ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فَعَلٰی تَقْدِیْرِ اَنْ تَحْسَبَ الشُّھُوْرَ تَامَّۃً اَوْ نَاقِصَۃً اَوْ بَعْضُھَا تَامٌّ وَّبَعْضُھَا نَاقِصٌ لَا یُتَصَوَّرُ اَنْ یَّکُوْنَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ ثَانِیَ عَشَرَ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ** ۲۹ "۱۲ ربیع الاوّل (شریف) ۱۱ھ کو پیر کے دن رسول اللہ ﷺ کی وفاتِ پاک کا وقوع متصوّر ہی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ۱۰ھ کے حجۃ الوداع میں جمعۃ المبارک کے روز وقوف فرمایا اور یکم ذوالحجہ جمعرات کو

---

۲۸ تاریخ ابنِ خلدون جلد۲ ص ۶۱ عربی مترجم جلد۲ ص ۲۰۵، الکامل فی التاریخ لابن اثیر جلد۲ ص ۳۱۷، مدارج النبوت مترجم جلد۲ ص ۷۰۷۔ تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس جلد۲ ص ۱۱۶۔ جوامع السیرۃ ابن حزم ص ۲۶۳۔ ۲۹ البدایۃ والنہایۃ جلد۳ جز۵ ص ۲۴۳۔

تھی پس اِس لحاظ سے مہینوں کو مکمل یا ناقص یا بعض کو مکمل اور بعض کو ناقص [30] شمار کیا جائے تو یہ متصور ہی نہیں ہوسکتا کہ پیر کا دن ۱۲ ربیع الاوّل (شریف) کو ہو"۔

منظور احمد نعمانی صاحب دیوبندی لکھتے ہیں:

مرضِ وصال شریف اور وصال شریف:

صاحبِ **مشکوٰۃ المصابیح** نے رسول اللہ ﷺ کے فضائل اور وِلادتِ باسعادت اور بعثت وآغازِ وحی اور آپ ﷺ کے اَخلاقِ حسنہ کے اَبواب کے سلسلہ کو بابِ وفات پر ختم کیا ہے جس میں حضور ﷺ کی وفات اور مرضِ وفات سے متعلق اَحادیث ذکر کی ہیں اِسی کی پیروی کرتے ہوئے یہاں بھی آپ ﷺ کی وفات اور مرضِ وفات سے متعلق چند حدیثوں کے ذکر پر اِس سلسلہ کو ختم کیا جاتا ہے۔

پہلے یہ ذکر کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بارے میں تو محدثین اور اہل سیر وتاریخ کا اِتفاق ہے کہ ۱۱ ہجری ربیع الاوّل کا مہینہ اور دوشنبہ (یعنی پیر) کا دن تھا۔ لیکن تاریخ کے بارے میں تاریخِ ولادت ہی کی طرح روایات اور اَقوال مختلف ہیں جہاں تک اَپنا مطالعہ ہے حدیث کی کسی کتاب میں کوئی روایت نہیں ہے جس میں حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی تاریخِ وفات کا ذکر کیا گیا ہو تاریخ اور سیر کی کتابوں میں تین تاریخوں کی روایات ذکر کی گئی ہیں ربیع الاوّل کی پہلی دوسری اور بارہویں اور تاریخِ ولادت کی طرح وفات کی تاریخ بھی بارہویں ہی زیادہ مشہور ہے لیکن بعض محققین نے لکھا ہے کہ تاریخِ وفات ۱۲ ربیع الاوّل کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ بات مسلم اور صحیح ترین روایات سے ثابت ہے کہ وفات سے قریباً پونے تین مہینے پہلے آپ ﷺ نے جو حج کیا (حجۃ الوداع) تو ۹ ذِی الحجہ کو جمعہ کا دن تھا۔ اور یہ بھی مسلم اور صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی وفات دوشنبہ کے دن ہوئی تو ۹ ذی الحجہ کو جمعہ ہونے کی صورت میں ۱۲ ربیع الاوّل کو دوشنبہ کا دن کسی طرح نہیں

---

[30] مکمل سے مراد تیس (۳۰) اور ناقص سے مراد انتیس (۲۹) دن۔

ہوسکتا۔ ذی الحجہ، محرم، صفر تینوں مہینوں کو خواہ ۳۰، ۳۰ دن کا فرض کیا جائے یا ۲۹، ۲۹ دن کا یا بعض کو ۲۹ اور بعض کو ۳۰ دن کا مانا جائے۔ (جو بہت مستبعد ہے اور جس کا اِمکان بہت کم ہے) تو ربیع الاوّل کی پہلے دوشنبہ کو ۲ تاریخ ہوگی اور اگر ایک مہینہ کو ۲۹ دن کا اور دو مہینوں کو ۳۰، ۳۰ دن کا مانا جائے (جو بکثرت ہوتا ہے) تو ربیع الاوّل کے پہلے دوشنبہ کو یکم تاریخ ہوگی۔ اِن سب حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ قرینِ قیاس یکم ربیع الاول والی روایت ہے۔۔۔ واللہ اعلم [۳۱]

اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی لکھتے ہیں:

''اور وفات آپ کی شروع ربیع الاوّل سنہ دس ہجرت روز دوشنبہ کو قبل زوال یا بعد زوالِ آفتاب ہوئی۔ اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارھویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اِس سال ذی الحجہ نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے بس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہوکر بارہ ربیع الاوّل دوشنبہ کسی طرح نہیں ہوسکتی ۱۲ منہ''۔ [۳۲]

اِمام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۲۶ ص ۴۱۸ میں رقم طراز ہیں۔

جب ذی الحجہ ۱۰ ہجری کی ۲۹ تاریخ روز پنج شنبہ (جمعرات) تھی تو ربیع الاوّل شریف ۱۱ ہجری کی ۱۲ تاریخ کسی طرح بھی روز دوشنبہ (پیر) نہیں آتا۔

غور فرمائیں۔

اگر ذی الحجہ، محرم الحرام اور صفر المظفر تینوں مہینے ۳۰۔۳۰ کے کئے جائیں تو یکم ربیع الاوّل شریف روز چہار شنبہ (بدھ) کو ہوئی اور پیر کی چھ اور تیرہ ربیع الاوّل شریف آئی اور اگر تینوں ۲۹۔۲۹ کے لیں تو یکم ربیع الاوّل شریف روز یک شنبہ (یعنی اتوار) ہوتا ہے اور پیر کی دوسری اور نویں تاریخ آتی ہے۔ اور اُن میں کوئی ایک ناقص اور دو کامل لیں تو پہلی سہ شنبہ (منگل) کی ہوتی ہے اور پیر ساتویں

[۳۱] معارف الحدیث جلد ۸ ص ۱۶۱۔ [۳۲] نشر الطیب ص ۱۹۴۔

اور چودھویں ربیع الاوّل شریف کو آتا ہے اور اگر ایک کامل اور دو ناقص لیں تو پہلی پیر کی ہوتی ہے پھر پیر کی آٹھویں اور پندرھویں ہوتی ہے۔

غرض ۱۲ تاریخ ربیع الاوّل شریف میں کسی حساب سے پیر والے دِن نہیں آتی اور اِن چار صورتوں کے علاوہ کوئی صورت نہیں ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کسی بھی صورت میں آپ کا وصال پاک ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو ثابت نہیں ہوتا۔

اگر بالفرض وِلادت شریف اور وفات شریف دونوں کی تاریخ ۱۲ ربیع الاوّل شریف ہے تو ہمیں پھر بھی شریعت نے نعمتِ اِلٰہی کا چرچا کرنے اور غم پر صبر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: **وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۝** (الضحیٰ:۱۱) ''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو''۔ **(حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کی سب سے بڑی نعمت ہیں)۔**

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے۔ **اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللہِ کُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝** (ابراھیم:۲۸) ''کیا تم نے اُنہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی نعمت، ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اُتارا''۔ اِس میں نعمت سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔ دیکھیں:-

بخاری جلد۲ص ۵۶۶۔ فتح الباری جلد ۷ص ۳۸۵۔۳۸۶۔ عمدۃ القاری جلد۹ ص۹۲۔ تیسیر الباری جلد۵ ص۲۵۱۔ تفہیم البخاری جلد۶ ص ۳۷۰۳۸۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے فرماتا ہے: **قُلْ بِفَضْلِ اللہِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا** .... (یونس:۵۸) ''اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) فرمادیں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) ہی کا فضل اور اُسی کی رحمت ہے اور چاہئے کہ اِس پر خوشی کریں۔''

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اور قرآنِ مجید' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کا فضل اور رحمت ہیں۔ لہٰذا ربیع الاوّل شریف میں خصوصی اہتمام کے ساتھ

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی وِلادتِ با سعادت کی خوشی منانا اور رمضان المبارک کے مہینہ میں نزولِ قرآنِ مجید کا جشن منانا بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔

کتنا عجیب واقعہ ہے کہ بعض لوگ جشنِ نزولِ قرآنِ مجید تو مناتے ہیں مگر صاحبِ قرآن، اِمام المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ جن کی برکت سے قرآنِ مجید ملا، اُن کی وِلادتِ باسعادت پر خوشی کے اِظہار پر ناراض ہوجاتے ہیں۔

لہٰذا ۱۲ ربیع الاول شریف کو روزِ ماتم نہ بنایا جائے بلکہ روزِ سرور وِلادت شریفہ بنایا جائے۔

صدمہ پر صبر کا حکم ہے: اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ....وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ o الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ o اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ o (البقرۃ: ۱۵۵تا۱۵۷) ''اور خوشخبری سنائیں اُن صبر والوں کو کہ جب اُن پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) کے مال ہیں ہم کو اُسی کی طرف پھرنا ہے۔ یہ لوگ ہیں جن پر اُن کے رب (ذوالجلال والاکرام) کی دُرودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں''۔

اِسلام میں بنیادی صدمہ اور سوگ:

اِسلام میں بنیادی طور پر صدمہ اور سوگ تین دن کے لئے ہے اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہوتا ہے۔ ساری عمر سوگ اور صدمہ نہیں ہوتا۔ اُن لوگوں سے سوال ہے جو ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل شریف کے آنے پر سوگ وصدمہ کی تلقین کرتے ہیں وہ بحوالہ قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ بتائیں کہ اِسلام میں سوگ اور صدمہ کتنے دن ہوتا ہے۔

قارئین کرام کی معلومات کے لئے عرض ہے:-

(۱) اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا تَحِلُّ لِامْرَأَةٍ اَنْ

تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ ۳۳؎ ''کسی عورت کو جائز نہیں کہ کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے (یعنی دوسرے عزیزوں پر) سوائے شوہر کے (اُس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے)''۔

(۲) اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّ عَشْرًا ۳۴؎ ''جو عورت اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہ) اور آخرت کے دِن پر اِیمان رکھتی ہے، اُس کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی میّت پر تین دِن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے اپنے خاوند کے کہ اُس پر چار ماہ دس دِن سوگ ہے''۔

(۳) اِسی طرح اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:۔ لَا تُحِدُّ اِمْرَاَۃٌ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّ عَشْرًا ۳۵؎ ''کوئی عورت کسی میت پر تین دِن سے زیادہ سوگ نہ منائے مگر شوہر پر چار ماہ اور دس دِن سوگ منائے''۔

جن کے شوہر مر جائیں اُن کی عدّت:

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ

۳۳؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۸۵۔ ۳۴؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۸۶، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۵، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۷، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۷ ص ۴۳۳، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۵، نصب الرایۃ جلد ۳ ص ۲۶۰۔ ۲۶۱، تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۲۳۹، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۲۲۰ (راویہ ام المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)، الترغیب والترھیب جلد ۴ ص ۳۵۵، بخاری حدیث نمبر ۵۳۳۴، مسلم حدیث نمبر ۱۴۸۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۹۹۹، نسائی حدیث نمبر ۳۵۳۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۳۳۰، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۵۲۔ ۳۵؎ بخاری حدیث نمبر ۵۳۴۱، مسلم حدیث نمبر ۹۳۸/۶۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۳۰۲، مسند احمد جلد ۵ ص ۸۵، تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۲۳۸، نسائی حدیث نمبر ۳۵۳۶، مرقاۃ جلد ۶ ص ۴۵۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۳۳۱، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۲۲۲، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۱ ص ۱۸۳۔

بِاَنۡفُسِهِنَّ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ وَّ عَشۡرًا ۚ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا فَعَلۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ○ (البقرۃ:۲۳۴) ''اور وہ جو تم میں سے مرجائیں اور بیویاں چھوڑیں (یعنی جو عورتیں شوہر کے مرنے سے بیوہ ہو جائیں) وہ اپنے آپ کو چار ماہ دس دِن روکے رکھیں تو جب اُن کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو! تم پر مواخذہ نہیں اُس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں شرع کے موافق کریں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) کو تمہارے کاموں کی خبر ہے''۔

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب آیتِ مبارکہ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ نازل ہوئی تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے خاتونِ جنت حضرت بی بی سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور فرمایا: نُعِيَتۡ اِلَىَّ نَفۡسِىۡ ''مجھے دُنیا سے جانے کی خبر دے دی گئی''۔ وہ روئیں تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا تَبۡكِىۡ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهۡلِىۡ لَاحِقٌ بِىۡ ''مت روؤ کیونکہ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی''۔ آپ ہنس پڑیں۔ اُنہیں بعض اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے دیکھا' وہ بولیں: اے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک) ہم نے تمہیں دیکھا کہ پہلے تم روئیں پھر ہنس پڑیں' آپ نے فرمایا' مجھے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا کہ اُنہیں دُنیا سے جانے کی خبر دے دی گئی ہے تو میں رونے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مت روؤ کیونکہ تم میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملو گی تو میں ہنس پڑی اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ اور یمن والے آئے اور وہ دِلوں کے نرم ہیں۔ اِیمان تو یمن والوں کا ہے اور حکمت یمن والوں کی۔ [۳۶]

[۳۶] مشکوٰۃ ص ۵۴۹ حدیث نمبر ۵۹۶۹' مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۱۱۹' دارمی جلد ۱ ص ۳۷' کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۲۳۵۔

سیدۃ النسآء فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وصیت:

خاتونِ جنت سیدۃ النسآء حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وصیّت فرمائی تھی کہ میرے وصال کے بعد میری ہمشیرہ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی حضرت سیّدہ اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر لینا۔ چنانچہ آپ کی وصیّت کے مطابق امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حضرت سیّدہ اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ [۳۷]

کیا امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حضرت سیّدۃ النسآء فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ میں آپ کے وصال کے بعد شادی نہیں کروں گا؟ کیونکہ میں صدمے سے ہوں گا اور ساری عمر سوگ کروں گا۔ کسی قسم کی خوشی کی تقریب میں شرکت نہیں کروں گا؟ بلکہ آپ نے حضرت سیّدۃ النسآء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد ایک کیا یکے بعد دیگرے آٹھ شادیاں کیں۔ لیکن ایک وقت میں صرف چار (۴) اَزواج ہی رہیں۔

اَنبیاءِ کرام علیہم السلام کی ولادت' وفات اور قیامت کے دِن سلام:

سورۂ مریم کی آیت نمبر ۱۵ میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم' حضرت سیّدنا یحییٰ علیہ السلام کا ذکرِ خیر فرماتے ہوئے اِرشادِ عظیم فرماتا ہے: **وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝** [۳۸] "اور سلام ہے اُس پر (یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام) پر جس دن وہ پیدا ہوئے اور (سلام ہے اُس پر) جس دن وہ فوت ہوں گے اور (سلام ہے اُس پر) جس دن وہ زندہ اُٹھائے جائیں گے"۔

اِسی طرح حضرت سیّدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ذکرِ خیر میں اِرشادِ مبارک ہے: **وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝** [۳۹]

---

[۳۷] رحمۃ للعالمین جلد ۲ ص ۱۰۴ چھاپہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور۔ [۳۸] سورۂ مریم: ۱۵۔ [۳۹] سورۂ مریم: ۳۳۔

''اور سلام ہو مجھ پر جس دِن میں پیدا ہوا اور (سلام ہو مجھ پر) جس دن میں فوت ہوں گا اور (سلام ہو مجھ پر) جس دن میں زندہ اُٹھایا جاؤں گا''۔

محولہ بالا آیاتِ مقدسہ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کے انبیاء کرام علیہم السلام پر وِلادت' وفات اور قیامت کے دِن اُٹھائے جانے کے وقت سلام ہے۔

اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام کے وصال کے دِن کیا کرنا چاہیئے؟

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِیْهِ قُبِضَ وَ فِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلَیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ** [۴۰] ''تمہارے بہترین دِنوں میں سب سے بہتر دن جمعۃ المبارک ہے' اِس میں (حضرت) آدم (علیہ السلام) کی تخلیق ہوئی' اِسی (دن) میں وفات دیئے گئے' اِسی دن میں صور پھونکنا ہے اور اِسی میں بے ہوشی ہے۔ لہٰذا اِس دن میں مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھو۔ کیونکہ تمہارے دُرود شریف مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہمارے دُرود شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پیش ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو رمیم ہو چکے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ (عزوجل) نے زمین پر اَنبیاء کرام علیہم السّلام کے (مقدس مبارک) جسم حرام کر دیئے ہیں''۔

اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام کی وِلادت کی خوش خبری کا بیان:

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم نے قرآنِ مجید میں (حضرت) یحییٰ

[۴۰] ابو داؤد حدیث نمبر ۱۰۴۷' نسائی حدیث نمبر ۱۳۷۴' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۷۴' مسند احمد جلد ۴ ص ۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۶۱' مرقاۃ جلد ۳ ص ۴۰۸۔

السلام‘ [۴۱] (حضرت) اسحاق السلام‘ (حضرت) یعقوب السلام‘ [۴۲] حضرت اسماعیل السلام [۴۳] کی وِلادتِ باسعادت کی خوش خبریاں بیان فرمائی ہیں۔ حالانکہ جب قرآنِ مجید نازل ہوا تھا اُس وقت یہ تمام اَنبیاء کرام علیہم السلام وصال فرما چکے تھے۔ رَبِّ ذوالجلال والاکرام نے باوجود اِس کے کہ یہ تمام اَنبیاء کرام علیہم السّلام وصال فرما چکے تھے اِن کی ولادت کی خوشی کی خبریں اِرشاد فرمائی ہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاَنَّ اَحَدًا لَّا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ** [۴۴] ”جمعۃ (المبارک) کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود (شریف) پڑھا کرو۔ یہ یوم مشہود ہے۔ اِس دِن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص مجھ پر دُرود (شریف) بھیجتا ہے تو اُس کا دُرود (شریف) مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اُس سے فارغ ہو جائے۔ (راوی فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا وصال کے بعد بھی‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وصال کے بعد بھی۔ بے شک اللہ (عزوجل) نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) کے (مقدّس) جسموں کو کھائے۔ پس اللہ (عزوجل) کے نبی (علیہم السّلام) زندہ ہوتے ہیں‘ وہ رزق دیئے جاتے ہیں“۔

میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں کھانا پکانا:

سوال: عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن اکثر لوگ دیگیں پکاتے ہیں اور اِس نیاز کو رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز کا نام دیتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

---

[۴۱] آلِ عمران: ۳۹۔ [۴۲] ھود: ۷۱۔ [۴۳] والصّٰفّٰت: ۱۰۱۔ [۴۴] ابن ماجہ ص ۱۱۹ حدیث نمبر ۱۶۳۷‘ مرقاۃ جلد ۳ ص ۴۱۴‘ جلاء الافہام ص ۳۶‘ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۶۶۔

جواب: جو لوگ عید میلادُ النبی ﷺ کے دن دیگیں پکاتے ہیں اور لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اِس دِن ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پیدا ہوئے تھے تو اِس خوشی میں یہ اِہتمام کرتے ہیں یہ ہر حال میں جائز ہے بلکہ خوب بڑھ چڑھ کر خوشی کا اِظہار کرنا چاہیے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو یہ عمل پسند ہے کہ لوگوں کو کھانا کھلایا جائے۔ خوشی میں کھانا کھلانا ویسے بھی سُنّت اور جائز ہے۔ رہا یہ کہنا کہ یہ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی نیاز ہے تو اِس سلسلہ میں گذارش ہے اِس نیاز سے مراد نذرانہ ہے اور نذرانہ وہیں پیش کیا جاتا ہے، جہاں محبت ہوتی ہے۔

سوال: کیا یہ نیاز نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں پہنچ جاتی ہے جبکہ دیکھنے میں اور تجربہ میں بات آئی ہے جس سے کوئی شخص اِنکار نہیں کرسکتا کہ جو دیگیں وغیرہ پکائی جاتی ہیں وہ تو سب کچھ لوگ کھا جاتے ہیں؟

جواب: یہ درست ہے۔ آپ ﷺ تک بطور ہدیہ اور تحفہ پہنچتا ہے۔ اِس کی مثال قرآنِ مجید سے لی جاسکتی ہے۔ **لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ...** ط (الحج: ۳۷)۔ "اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالہٗ) کو ہرگز (قربانی کے جانوروں کا) گوشت اور خون نہیں پہنچتا، ہاں! تمہاری پرہیزگاری اُس تک باریاب ہوتی ہے"۔ سب کچھ تو لوگ کھا جاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی بارگاہِ اَقدس میں دِل کا خلوص اور تقویٰ قبول ہوتا ہے۔

ہاں! البتہ کبھی عالم اَرواح میں وہ چیزیں پیش ہوتی ہوئی نظر بھی آتی ہیں مگر مانے گا وہ جس کو اللہ عزّوجلّ نے قلبِ سلیم اور نورِ ایمان سے مزّین فرمایا ہے۔

آیئے ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ہے۔ **دُرُّ الثَّمِیْنِ فِیْ مُبَشَّرَاتِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ** ﷺ اُس میں نقل فرماتے ہیں۔

واقعہ نمبر ا:

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ اَخْبَرَنِیْ سَیِّدِی الْوَالِدُ قَالَ کُنْتُ اَصْنَعُ فِیْ اَیَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَۃً بِالنَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ یَفْتَحْ لِیْ

سَنَةً مِّنَ السِّنِينَ شَيْئٌ اَضَعُ بِهٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمُصًا مُقَلًّيًا فَقَسَّمْتُهُ بَيْنَ النَّاسِ فَرَأَيْتُهُ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ هٰذِهِ الْحِمَصُ مُتَبَهِّجًا بَشَّاشًا ۴۵؎ ''میرے والدِ بزرگوار نے مجھے خبر دی۔ فرمایا کہ میں میلادِ پاک کی خوشی میں میلادُ النبی ﷺ کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا، ایک سال میں اِتنا تنگ دست تھا کہ میرے پاس کچھ نہ تھا مگر بھنے ہوئے چنے، وہی میں نے لوگوں میں تقسیم کئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے روبرو وہ بھنے ہوئے چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ ہشاش بشاش ہیں''۔

واقعہ نمبر۲:

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ حضرت شیخ ملک زین الدین وزیرالدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات میں لکھتے ہیں۔

وتمام متعلقانِ اُو از خدمت گاراں وغیرھم ھمہ نصف شب آخر برای تہجد برمی خاستند وتا وقت چاشت در منزل او جز باشارت دست و زبان کار نمی شد از جہت مشغولی اَوراد ونوافل گویند کہ ویرا شب جمعہ بروحِ مطہر رسول ﷺ مقدار چندمن برنج قبولی می پختند کہ بر ہر برنجی سہ کرت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ خواندہ می دمیدند ۴۶؎ ''اور تمام متعلقین اور خدمت گار وغیرہ آدھی رات کے بعد نمازِ تہجد پڑھنے اُٹھ بیٹھتے تھے۔ پھر تہجد کے بعد چاشت کی نماز ختم ہونے تک آپ کے محل میں کوئی شخص اِشارہ کے سوا کوئی بات زبان سے نہیں کہتا تھا۔ آپ کے اَوراد و وظائف کی یہ حالت تھی کہ جب جمعۃ المبارک کی رات آتی تو کئی من چاول رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی روح پرفتوح کو نذرانہ بھیجنے کیلئے پکائے جاتے اور چاولوں کے ہر ہر دانے پر تین تین مرتبہ قل شریف پڑھا جاتا۔

دوسری روایت:

حضرت عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ ام عثمان ثقیفہ سے جن کا نام

۴۵؎ مترجم ص ۴۰، (چھاپہ سنی دارالاشاعہ علویہ ڈچکوٹ روڈ فیصل آباد)۔ ۴۶؎ اخبار الاخیار ص ۲۲۷ فارسی۔

فاطمہ بنت عبداللہ سے، روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ جب آپ کی وِلادت شریفہ کا وقت آیا تو آپ کے تولد کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اِس قدر نزدیک آ گئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (روایت کیا اِس کو بیہقی نے کذافی المواہب) ۴۷

چوتھی روایت:

اور منجملہ آپ کے عجائبِ وِلادت کے واقعات روایت کئے گئے ہیں۔ کسریٰ کے محل میں زلزلہ پڑ جانا اور اِس سے چودہ کنگروں کا گر پڑنا۔ اور بحیرہ طبریہ کا دفعتہً خشک ہو جانا اور فارس کے آتش کدہ کا بجھ جانا جو ایک ہزار برس سے برابر روشن تھا کہ کبھی نہ بجھا تھا۔ روایت کیا اِس کو بیہقی نے اور ابو نعیم نے اور خرائطی نے ہواتف میں اور ابن عسا کرنے۔ (کذافی المواہب) ۴۸

ولادت کی خوشی میں لونڈی کو آزاد کیا:

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی (خوشی میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا نے اپنی لونڈی حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کیا۔ ۴۹

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت پر شیطان لعین رویا:

حضرت سہیلی علیہ الرحمہ حضرت بقی بن مخلد علیہ الرحمہ کی تفسیر کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ شیطان لعین چار بار بلند آواز سے رویا۔ (۱) جب ملعون قرار دیا گیا۔ (۲) جب زمین پر پھینکا گیا۔ (۳) جب نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ (۴) جب سورۃ الفاتحہ شریف نازل ہوئی۔ ۵۰

---

۴۷ نشر الطیب ص ۲۰ من وعن از اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی (چھاپہ اسلامی کتاب خانہ اردو بازار لاہور)۔ ۴۸ نشر الطیب ص ۲۱۔ ۴۹ بخاری جلد ۲ ص ۷۶۴، تیسیر الباری جلد ۷ ص ۳۱، فتح الباری جلد ۹ ص ۱۴۷، عمدۃ القاری جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۹۳، ۹۵، تفہیم البخاری جلد ۳ ص ۵۷۔۵۵۔ ۵۰ البدایۃ والنہایۃ عربی جز ۱ جلد ۲ ص ۲۷۱ دار الحدیث القاہرہ، تاریخ ابن کثیر اردو جلد ۱ جز ۲ ص ۵۷۰، نفیس اکیڈمی کراچی، دُرِ منثور جلد ۱ جز ۱ ص ۱۷، حلیۃ الاولیاء جلد ۳ ص ۳۴۰۔

میلاد النبی ﷺ کے پروگراموں سے ناراض حضرات بتائیں

کیا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ۶۳ سالہ مبارک زندگی میں، آپ ﷺ کے وصال کے بعد ۳۰ سالہ دورۂ خلفائے راشدین میں۔ ۱۱۵ ہجری تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں۔ پھر اُن کے شاگردوں اور تابعین نے ۲۲۰ ہجری تک ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہر سال جشنِ نزولِ قرآن کے جلسے کیے؟ کیا ہر سال ختم بخاری، تکمیل بخاری، تقریب بخاری، اِختتام بخاری کے پروگرام کروائے؟ اہلحدیث کانفرنسیں کروائیں؟ جشن صد سالہ دیوبند منعقد کیا؟ کسی اِسلامی تقریب میں ہندو، کافر، مشرک، یہودی، عیسائی، بت پرست کی صدارت کروائی؟ جیسے صد سالہ جشن دیوبند میں اندرا گاندھی ہندنی کی صدارت میں منایا گیا، پھر ہندنی کا دیا ہوا کھانا بھی کھایا۔ کیا ہر جمعۃ المبارک کے لئے اِشتہار شائع کئے؟ کیا بین الاقوامی قرأت کانفرنسیں کیں؟ کیا صوبائی اور قومی سیرت کانفرنسیں کیں؟ کیا کسی صحابی کے آزاد ہونے پر منوں ٹنوں مٹھائی تقسیم فرمائی جیسے لشکرِ طیبہ اور جماعت الدعوۃ کے امیر صاحب کی رہائی پر منوں ٹنوں مٹھائی تقسیم کی گئی؟ جب سوات میں صوفی محمد صاحب نے نفاذِ شریعت بل پر سابقہ صدر محمد آصف علی زرداری سے دستخط کروائے تو نفاذ شریعت کی خوشی میں جشن کے طور پر بہت بڑا جلوس نکالا۔ ٹھیک ہے خوشی کا اِظہار کرنے کے لئے جلوس نکالنا بُری بات نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ اَقدس میں دُعا ہے کہ پورے ملک میں شریعتِ اِسلامیہ کا نفاذ ہو جائے۔ آمین! لیکن بتائیں اگر نفاذِ شریعت بل کی کامیابی پر جلوس نکالنے پر کوئی شرک و بدعت کا فتویٰ نہیں تو صاحبِ شریعت ﷺ کے آنے پر جشن منانے پر شرک و بدعت کا فتویٰ کیوں؟ کیا آپ ﷺ کے آنے کی خوشی نہیں ہے؟ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دفاع مکہ مکرمہ یا دفاع مدینہ منورہ کی کانفرنسیں کیں؟ جیسے آج کل دفاع پاکستان کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ کیا آپ ﷺ نے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یا تابعین نے یا تبع تابعین

نے یا چودہ صدیوں تک مسلمانوں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے گستاخوں کے خلاف جلوس نکالے؟ جیسے آج کل جلوس نکالے جا رہے ہیں۔ کیا سیرت النبی ﷺ کی کانفرنسیں کیں؟ کیا کسی اِجتماع کے اِختتام پر شرکائے اجتماع نے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اور ہاتھ بلند کر کے اظہارِ یکجہتی کا مظاہرہ کیا؟ جیسے آج کل مختلف مکاتبِ فکر کے لوگ جلسوں کے اِختتام پر کرتے ہیں۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا قرونِ ثلاثہ کے لوگوں نے کسی کے مرنے، شہید ہونے یا پھانسی چڑھنے پر احتجاجی جلوس نکالے اور مظاہرے کئے؟ قرآنِ مجید اور سُنّت مبارکہ سے ثابت کریں۔

کیا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین تبع تابعین یا قرونِ ثلاثہ کے علمائے کرام نے صحاح ستہ یعنی بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، نسائی شریف اور ابو داؤد شریف کا اُصول مرتب کیا؟ کیا یہ فرمایا کہ جو حدیث شریف بخاری شریف میں ہو وہ ہی ماننا، مسند احمد، مصنّف ابن ابی شیبہ، مصنّف عبدالرزاق، مُوَطّا اِمام مالک، مُوَطّا اِمام محمد میں رقم شدہ اَحادیثِ مبارکہ کو نہ ماننا؟

کیا کسی حدیث مبارک میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ پاک ہے کہ میری وِلادتِ باسعادت کے دِن کے موقع پر خوشی کا اِظہار نہ کرنا؟ کیا قرآنِ مجید یا حدیثِ پاک میں کوئی اَیسا اِرشادِ مبارک ہے جس میں کلمہ پڑھنے والوں کو یہ حکم دیا گیا ہو کہ جو ہستی جس دن پیدا ہو اور اُسی دن وصال کر جائے تو ہر سال کے بعد خوشی کی بجائے ماتم کرنا یا بین کرنا یا صدمے کا اِظہار کرنا؟ اِسلام میں کسی ہستی کے وصال کے بعد سوگ کی مدت کب تک ہے؟ کیا چودہ سو سال تک سوگ چلتا ہے؟ اگر چودہ سو سال تک سوگ چلتا ہے تو خوشی کے اِظہار کی مخالفت کرنے والے بتائیں اُنہوں نے اپنی شادیاں کیوں کیں؟ اپنے بچوں اور بچیوں کی شادیاں کیوں کیں؟ خوشی کی محافل میں شامل کیوں ہوئے؟ ساری عمر سوگ میں کیوں نہیں گزاری؟

☆☆☆

ہفتہ وار
تعلیمی، تربیتی اور روحانی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم کے فضل وکرم اور نبی کریم رءُوف
ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عنایات سے نورِ علم سے فیض یاب ہونے کے لئے ہر ہفتہ کے دن
نمازِ مغرب کے وقت جامع مسجد نگینہ، A-977، بلاک B-III،
گجر پورہ سکیم لاہور میں تشریف لائیں۔

اِس تربیتی، تعلیمی وروحانی اجتماع کا مقصد دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ
کا طریقہ کار سکھانا اور عقائد کی پختگی واَعمال کی درستگی کی تحریک پیدا کرنا ہے۔
مفتیان دین اور علماء کرام تربیتی خطابات فرماتے ہیں۔

خصوصی بیان
مُنیر اَحمد یُوسفی (ایم۔اے)
ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

الدال علی الخیر
انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880027-28،0300-4274936

اشاعتِ دینِ اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کرواسکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شادباغ لاہور۔